34854-کیا اللہ تعالی کو نسیان (بھولنے) کی صفت سے موصوف کیا جا سکتا ہے

سوال

کیا اللہ تعالی کو نسیان کی صفت سے موصوف کیا جا سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

نسیان
کے دو معنی ہیں :

پہلا
معنی : کسی معلوم چیز کو بھول جانا اور غافل ہو جانا اس کی مثال مندرجہ ذیل فرمان
باری تعالی میں ہے :

.{اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا
خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا}.البقرۃ (286)

اور
اسی طرح رب ذوالجلال کا یہ بھی فرمان ہے :

.{ہم نے آدم علیہ السلام کو پہلے ہی
تاکیدي حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا}.طہ (115)

دونوں
قولوں میں سے ایک قول کے مطابق.

اور
اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

"

میں تو صرف تم جیسا ہی بشر ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں ،
لھذا اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو "

نسیان

کا یہ معنیٰ اللہ تعالی کی ذات میں عقلی اور سمعی دونوں دلیلوں کے اعتبار سے نہیں

پایا جاتا.

سمعی

دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام متعلق فرمایا :

.{اس نے جواب دیا ان کا علم میرے اللہ
کے ہاں کتاب میں موجود ہے، نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے}.طہ (52)

اور

عقلی دلیل یہ ہے کہ : نسیان اور بھول نقص ہے اور اللہ تعالی نقائص سے مبرا و منزہ

اور کمال کے ساتھ موصوف ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی کے لئے ہی اچھی اچھی
مثالیں ہیں اور وہ غالب و حکمت والا ہے}.النحل (60)

لھذا

اس بنا پر کسی بھی حال میں اللہ تعالی کو نسیان کے وصف سے موصوف کرنا جائز نہیں

ہے.

نسیان

کا دوسرا معنیٰ :

ترک عن

العلم وعمد، یعنی علم ہونے کے باوجود اسے ترک کرنا اس کی مثال مندرجہ ذیل فرمان

باری تعالی ہے :

.{پھر جب وہ ان چیزوں کو بھولے رہے جن
کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے}.الانعام (44)

اور

اسی طرح اللہ عزوجل کا یہ بھی فرمان ہے :

.{ہم نے آدم علیہ السلام کو پہلے ہی
تاكيدي حكم دے ديا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا}.طہ (115)

اس آیت
کی تفسیر میں دوسرے قول کے مطابق.

اور
اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے والوں کے متعلق فرمان ہے :

"

اور وہ شخص جس نے اس گھوڑے کو غناء اور تعفف کی بنا پر پالا اور اس میں سواری اور
گردن کا اللہ تعالی کے حق کو نہ بھولا تو اسی طرح وہ بھی اس کے لئے بچاؤ ہوگا
"

لھذا
نسیان کا یہ معنیٰ اللہ تعالی کے لئے ثابت ہے : جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے
فراموش کردینے کا مزہ چکھو، ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا}.السجدة (14)

اور
منافقین کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{انہوں نے اللہ تعالی کو بھلا دیا تو
اللہ تعالی نے انہیں بھلا دیا، بلاشبہ منافق ہی فاسق ہیں}.التوبۃ (67)

اور
صحیح مسلم شریف کتاب الزھد والرقائق میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا
روز قیامت ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ؟

اور اس
پوري حدیث کو ذکر کیا ہے جس میں ہے.

"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی اپنے بندے سے ملے گا اور اسے کہے گا : کیا تجھے یقین تھا کہ تیری مجھ سے ملاقات ہوگی ؟ تو وہ بندہ جواب میں کہے گا : نہیں ، تو اللہ تعالی فرمائے گا : میں نے بھی اسی طرح تجھے بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا"

اللہ تعالی کا کسی چیز کو ترک کردینا اس کی صفات فعلیہ میں سے ایک فعلی صفت ہے جو اللہ تعالی کی مشیئت کے مطابق واقع ہوتی اور اس کی حکمت کے تابع ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اس نے انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا وہ کچھ نہیں دیکھتے} البقرۃ (17)

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{اور اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتے ہوئے چھوڑدیں گے} الکھف (99)

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا :

{اور البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنا دیا} العنکبوت (35)

ترک کرنے اور اللہ تعالی کی مشیئت کے متعلقہ دوسرے افعال کی نصوص اور دلائل بہت زیادہ اور معلوم بھی ہیں ، جو اس کی کمال قدرت اور اس کی طاقت اور سلطان پر دلالت کرتے ہیں ، اور ان افعال کو عملی جامہ پہنانے میں اللہ سبحانہ وتعالی کسی بھی مخلوق سے مماثلت نہیں رکھتا اگرچہ مخلوق اصلا معنی میں شامل ہی کیوں نہ ہو ، جیسا کہ اہل سنت والجماعات کا طریقہ اور عقیدہ ہے . اھ